مرثیہ
آگ
شبّیر حسن خاں جوش ملیح آبادی
http://alinaqinaqvi.blogspot.in/
http://www.slideshare.net/changezi

مرثیہ ⑨

آگ

آگ یعنی سوزِ خلوت پرور و جلوت نواز

بند، ۱۳۱

تصنیف ــــــ ۱۹۵۹ء

(۱)

آگ یعنی سوزِ خلوت پرور و جلوت نواز
گرمیٔ ذوقِ صعود و عنصرِ گردن فراز
رنگ مل کی کارفرما بوئے گل کی کارساز
موجِ نور و موج رنگ و موجِ رقص و موج ناز
چاندنی راتوں میں لہروں کی روانی کا نکھار
آنچ کے مانند لہراتی جوانی کا نکھار

(۲)

آگ دانائی، تامّل، دوربینی، آگہی
آگ، جولانی، حرارت، مسکراہٹ، روشنی
آگ ہستی، سرخوشی، مستی، جوانی، زندگی
آگ، گویائی، خطابت، شاعری، پیغمبری
اوصیا کی جلوہ باری، انبیاء کی روشنی
گبر کا ایمان، ترسا کے خدا کی روشنی

(۳)

طاہر و تابندہ و رخشندہ و شفّاف زرق
زربکف، زرّیں کمر، لغزیدہ پا، ژولیدہ فرق
خسروِ رفتار و جنبش، تاج دارِ غرب و شرق
دل برِ تابندگی، حورِ چراغاں، بنتِ برق
نوعروسِ لالہ بار و لیلیٔ پرویں جبیں
شاہدِ شامِ ملیح و دخترِ صبحِ مبیں

(۴)

خون کی گردش میں غلطاں نبض کی رو میں رواں
تازہ صبحوں میں عیاں، کجلائی راتوں میں نہاں
شمع کی ضو میں یقیں، گرداب کی رو میں گماں
آگ حرفِ اولین خطبۂ خلّاقِ جہاں
ہاں نخستیں شمع جاں افروز دل کے طاق کی
سب سے پہلی مسکراہٹ لیلیٔ آفاق کی

کُندنی شعلوں کا ربط، چمپئی مکھڑوں کا ساز ⑤ بادِ باراں کا تبختر، لالہ و نسرین کا ناز
موجۂ آب و حیات و شعلۂ آہن گداز پاک باطن، پاک جوہر، پاک طینت، پاک باز

سُرمئی راتوں کو زرّیں چادروں میں ڈھانپتی
ناچتی پہلو بدلتی، سن سناتی، کانپتی

شعلہ کار و تُند و مخمور المزاج و گرم رَو ⑥ زندہ و رقصندہ و جوّالہ و غلطیدہ ضو
شعلگی ہائے دما دم، آب و تاب نو بہ نو جس میں زہرہ کی کمر کا لوچ وہ طرار لَو

گھُومتی، گھِرتی، گرجتی، گُونجتی، گاتی ہوئی
آنچ کے سنگیت میں ہر پور چٹخاتی ہوئی

آگ مطرب کا ترنم، آگ تاروں کا گداز ⑦ آگ طوفانِ نیاز و چشمۂ طغیانِ ناز
آگ رُوئے رنگ پرور، آگ چشمِ نیم باز آگ جوہر کی حیا، پروردِ توانائی کا راز

یہ نگارِ برق وَش، ہر سوز میں، ہر ساز میں
گرمیٔ انفاس میں ہے، شعلۂ آواز میں

آگ کی جولانیاں، ہر جوہرِ محلول میں ⑧ حلقۂ مشموم میں، مشروب میں، ماکول میں
راکھ میں، بھوبل میں، ذرّوں میں دھوئیں میں دھول میں برف میں شبنم میں یخ میں، پرنیاں میں پھول میں

اِس تپاں گردوں کرے کے خشک و تر میں آگ ہے
دشت کے سینے میں، دریا کے جگر میں آگ ہے

آگ یعنی ہر نظر میں روشنی کے سَو خیام ⑨ اندفاعِ جہل و کوری کا دمکتا اذنِ عام
رویتِ اشکالِ اشیاء کا درخشاں اہتمام مژدۂ تابندۂ تکمیلِ چشمِ ناتمام

اِک درخشانی زمانے کی کتاب اُلٹے ہوئے
ایک چٹکی اور دو عالم کی نقاب اُلٹے ہوئے

دولتِ جیبِ نظر، سرمایۂ جانِ بخور ۔ موجِ الوانِ بہاراں، اوجِ گل بانگِ طیور

سُرخیِ افسانۂ دیدار و اشراقِ ظہور ۔ (۱۰) آبِ مرتابِ یدِ بیضا و تابِ شمعِ طور

کوہِ سینا پر خراماں، بال بکھرائے ہوئے

عشق کو بے ہوش کرنے کی قسم کھائے ہوئے

نفعِ تاب و تب کی ضامن فیضِ حدت کی کفیل ۔ قعرِ دوزخ میں بلا، ایوانِ جنت میں جمیل

گاہ موجِ کینہ پرور، گاہ موجِ سلسبیل ۔ (۱۱) غیظ میں نمرود، وقتِ ناز گلزارِ خلیل

عرصۂ پرخاش میں گرزِ گراں تولے ہوئے

حجلۂ اخلاص میں بندِ قبا کھولے ہوئے

اور سرتابی کا جب ہیجان بن جاتی ہے آگ ۔ اک قیامت آفریں طوفان بن جاتی ہے آگ

گمرہی کا آتشیں میلان بن جاتی ہے آگ ۔ (۱۲) اژدر و عفریت کیا، شیطان بن جاتی ہے آگ

بندگی کو نذرِ استکبار کر دیتی ہے آگ

حکم دیتا ہے خدا، انکار کر دیتی ہے آگ

اور جب خوش ہو تو پیغامِ بقا دیتی ہے آگ ۔ زندگی کو اپنے دامن کی ہوا دیتی ہے آگ

ظلمتوں کو دولتِ نور و ضیا دیتی ہے آگ ۔ (۱۳) سنگ کو یاقوتِ احمر کی قبا دیتی ہے آگ

اور اسے ڈھونڈو تو فرِ سروری دیتی ہے آگ

سروری کیا چیز ہے پیغمبری دیتی ہے آگ ۔ (۱۹۵۹ء)

یہ مرثیہ جوش نے ۱۹۵۹ء میں پڑھا تھا۔ یہ مکمل مرثیہ خود جوش کے پاس بھی نہیں ہے تلاش کے باوجود اس مرثیہ کا ٹیپ بھی نہیں مل سکا۔ افکار کے جوش نمبر میں کچھ بند شائع ہوئے تھے جو شاملِ کتاب ہیں۔ اشاعت کے بعد جہاں بھی اس مرثیہ کا مسودہ یا ٹیپ ہو وہ مرتب کنندہ کو اشاعتِ ثانی میں درج کرنے کی خاطر مل جائے گا۔ (ض۔ا۔ن)